REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

چندہ سالانہ
بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان:-
سالانہ ۲۴ روپے
۶ ماہی ۱۳ "
۳ ماہی ۷ "
ماہانہ ۲½ "
فی پرچہ ۱۰/

فون ۲۹۷۹
لاہور

منگل ۱۰ رصفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

۲۱ رنبوت ۱۳۲۹ ہش ۲۱ رنومبر سنہ ۱۹۵۰ء

جلد ۳۸/۴ نمبر ۲۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی سے آرام ہے لیکن گلہ ابھی تک خراب ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ۔ لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل سے بہت خراب ہے۔ عام کمزوری بڑھ گئی ہے۔ رات کو ضعف کی وجہ سے پسینے بھی آتے رہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں!

نیپال کی بغاوت ختم

کھٹمنڈو۔ ۲۰ نومبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق نیپالی کانگرس کے باغیوں نے بغاوت ختم کر دی ہے۔ اور وسطی علاقے سے فوجیں ہٹا لی ہیں۔ بیر گنج خالی کر دیا گیا ہے۔ باغیوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ اقدام گولہ بارود کم ہو جانے کی وجہ سے کیا گیا ہے اور باغیوں والے تمام مقبوضہ علاقوں پر سرکاری فوجیں قابض ہو گئی ہیں:

۳۲ سال سے کم عمر کے ہر سند یافتہ ڈاکٹر کیلئے تین سال کے لئے سرکاری ملازمت کرنا لازمی ہوگا

پاکستان غریب مسلم لیگ کا قیام

الحاج امین الدین صحرائی کی پریس کانفرنس

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ آج روزنامہ جدید نظام کے مالک و مدیر الحاج مولانا امین الدین صحرائی نے "لورینگز" میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے "پاکستان غریب مسلم لیگ" کے نام سے ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام کا اعلان کیا۔ پارٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے آپ نے اس کے قیام کی وجہ بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آج تمام سیاسی پارٹیوں کی باگ ڈور ایسے خود غرض اور مفاد پرست لیڈروں کے ہاتھ میں ہے۔ جو غریبوں کو دھوکہ دے کر اپنے شخصی اور ذاتی اقتدار کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ اس لئے غریبوں کی صحیح نمائندگی کرنے اور ہر لحاظ سے ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے اس جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ آپ نے انیس ۱۹ نکات پر مشتمل ایک منشور بھی پیش کیا۔ جس میں زیادہ تر غریبوں کو آگے لانے اور انہیں ان کا جائز حق دلوانے کا ذمہ اٹھایا گیا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ غریب مسلم لیگ کی طرف سے عنقریب ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں غریبوں پر اس جماعت کی اہمیت واضح کی جائیگی (سٹاف رپورٹر)

کراچی۔ ۲۰ نومبر۔ آج ایران کا بحری جہاز "بابری" خیرسگالی کے دورے پر کراچی پہنچا۔

کراچی۔ ۲۰ نومبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا جس کی رو سے ۳۲ سال سے کم عمر کے سند یافتہ ڈاکٹروں کے لئے پہلے تین سال کے لئے سرکاری ملازمت کرنا لازمی ہوگا۔ اور انہیں اس بل کے نافذ ہوتے ہی اپنے نام رجسٹر کرانا ہوں گے۔ اسمبلی نے آج سات اور بل پاس کئے جن میں عارضی پرمٹ والوں کو مقررہ میعاد سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے والے لوگوں کے لئے سزا کا بل بھی شامل ہے۔ آج ایوان میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ گزشتہ مہینے کے آخر تک افغانی باشندوں اور فوجیوں کی طرف سے ۲۵ حملے کئے گئے ہیں۔ اور اب حکومت ان سرحدوں پر مسلح چوکیوں کے تعین پر غور کر رہی ہے۔ خان لیاقت نے بتایا کہ حکومت ہوائی سروس کا کرایہ کم کرنے کے معاملے پر غور کر رہی ہے۔ اور عورتوں کو مرکزی ملازمتیں صرف ان شعبوں میں نہیں دی جا رہیں جہاں محنت و مشقت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور دورے وغیرہ کا کام پڑتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ امسال پاکستان اور ناروے میں ویزا اڑا دینے کا سمجھوتہ ہوا ہے۔ اور امریکہ و ایران سے ویزا کا معاوضہ کم کرنے کا سمجھوتہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ کل کے اجلاس میں خان لیاقت یہ تحریک پیش کریں گے۔ کہ پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور نہ کیا جائے

پنجاب کے سیلاب زدگان کیلئے بیرونی عطیے

کراچی۔ ۲۰ نومبر۔ امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے دس ہزار کمبل اور ۸ لاکھ پلوڈرین کی ٹکیاں بطور امداد بھیجی ہیں۔ جن کی کل قیمت ۴ دو لاکھ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا ریڈ کراس سوسائٹی نے پچاس کروڑ سلفا اور کافی مقدار میں پنسلین ارسال کی ہے:

پنجاب مسلم لیگ کا انتخابی منشور

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ آج پنجاب مسلم لیگ نے اپنے انتخابی منشور کا اعلان کیا جسمیں ۵ سال کے اندر اندر زرعی اصلاحات کا وعدہ دلایا گیا ہے۔ جاگیرداریاں اڑا دی جائیں گی۔ برطانیہ کی عطا کردہ زمینیں واپس لے لی جائیں گی۔ ٹرانسپورٹ اور بڑی بڑی صنعتوں کو قومی ملکیت بنا دیا جائے گا۔ بڑے افسروں کی تنخواہوں کو کم اور چھوٹوں کو بڑا کرایا جائے گا۔

مختصرات

میڈرڈ۔ ۲۰ نومبر۔ سرحد پر غاروں میں اسلحہ کے تین بڑے ذخیروں کے انکشاف کے بعد فرانسیسی ہسپانوی سرحد پر حفاظتی انتظامات سخت تر کر دئے گئے ہیں۔ اس ذخیرے میں ٹامی گنیں مشین گنیں۔ بم و بارود اور دوسرا فوجی سامان ہے

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء بروز بدھ لاہور سے ۵۰ زائرین کی ایک پارٹی پیر جی محمد ابراہیم حسن چشتی کے عرس میں شمولیت کے لئے کرانہ ضلع مظفر گڑھ (یو۔ پی) جا رہی ہے یہ پارٹی ۲۷ نومبر کو واپس پاکستان پہنچ جائے گی۔

طہران۔ ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مس ثریا اسفندیاری سے شاہ ایران کی شادی کے موقع پر آغا خان اور ان کی بیگم ایران جائیں گی (سٹار)

پیرس۔ ۲۰ نومبر۔ یورپی اقتصادی امدادی کونسل مغربی جرمنی کو ۲۴ کروڑ ۳۷ لاکھ پاؤنڈ قرض دینے والی ہے۔ اور اس نے یہ سفارش بھی کی ہے۔ کہ مارشل امدادی منصوبہ کے ماتحت بھی اس علاقے کو ۱۰ کروڑ ۱۷ لاکھ چار ہزار کا قرضہ دیا جائے۔ شرط صرف یہ ہے کہ حکومت اپنے مالیاتی ڈھانچے کی نئے سرے سے تنظیم کرے۔ (سٹار)

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ یہاں امید ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ لنکا میں ہندوستانیوں کو ملازمت دینے کے متعلق لنکا والوں کو جو شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے دونوں فرقوں میں کوئی تصادم رونما نہیں ہوگا۔

واشنگٹن۔ ۲۰ نومبر۔ کوریا کی جنگ کی وجہ سے امریکہ میں شادیوں کی شرح میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک بڑی بیمہ کمپنی کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال کے تین مہینوں کے مقابلے میں اس سال کے تین مہینوں میں شادیوں میں ۲۴ء۲ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ (سٹار)

سڈنی۔ ۲۰ نومبر۔ آسٹریلوی حکومت نے "کوریا کی حالت" اور بگڑتی ہوئی بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر حکم دیا ہے کہ گولہ بارود کی تیاری کی رفتار تیز کر دی جائے اور فوجی توسیع بھی کی جائے۔

اگر الاٹ شدہ عمارتوں کی باقاعدہ مرمت نہیں کی جائے گی تو محکمہ بحالیات الاٹیوں کو معمولی جگہوں پر منتقل کر دینے کیلئے مجبور ہوگا

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ صوبہ کے مختلف شہروں میں مہاجرین کو جو متروکہ عمارتیں الاٹ کی گئی ہیں ان میں سے بعض عمارتوں کی افسوسناک حالت کو حکومت پنجاب کچھ عرصہ سے تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الاٹی ان عمارتوں کی ضروری مرمت میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں! جس کی وجہ سے یہ قیمتی جائیداد تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ اس لئے الاٹیوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر وہ الاٹ شدہ بلڈنگوں کی باقاعدہ طور پر مرمت نہیں کریں گے تو محکمہ بحالیات مجبور ہوگا۔ کہ انہیں معمولی جگہوں میں منتقل کر کے ان بلڈنگوں کو ان کرایہ داروں میں الاٹ کر دے۔ جو ان کی بہتر غور و پرداخت کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اگر شہروں میں عمدہ بلڈنگوں کو نقصان اور تباہی سے بچانا ہے تو ایسا کیا جانا ضروری ہوگا۔ الاٹی پہلے اجازت حاصل کرنے کے بغیر سالانہ کرایہ کے دس فیصدی تک مرمت پر خرچ کر سکتے ہیں۔ مرمت کے سلسلہ میں خرچ کی اصل رسیدیں اور دوسرے پیش کرنے پر یہ رقم کرایہ میں وضع کر لی جائے گی۔ اگر کسی بلڈنگ کے لئے کوئی خاص مرمت درکار ہو۔ اور ایسی مرمت کے لئے سالانہ کرایہ کی دس فی صدی رقم ناکافی ہو تو ایسی صورت میں الاٹی کو چاہیئے۔ کہ اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر بحالیات سے مل کر مطلوبہ مرمت اور اس کی لاگت کے تخمینہ کے بارے میں تفصیلات پیش کرے۔ افسر مذکور ضروری مرمت کے سلسلہ میں مناسب کارروائی کرنے کا مشورہ دیں گے!

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ عوام اور بالخصوص مالکان جائیداد غیر منقولہ کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لاہور کے علاقہ تشخیص جائیداد کی مالیت کا مسودہ افسر تشخیص کنندہ کی جانب سے تیار ہو چکا ہے۔ اس فہرست مالیت کے متعلق اعتراضات ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء تک قبول کئے جائیں گے۔ (سرکاری اطلاع)

لنڈن۔ ۲۰ نومبر۔ آج برطانی کابینہ نے شاہ فاروق کے اس مطالبے پر غور کیا۔ کہ نہر سویز سے برطانی فوجیں ہٹ جائیں۔ اور سوڈان کو مصر کے تسلط میں دے دیا جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر بیون آج اس سلسلے میں دارالعوام میں کوئی بیان دیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی کتاب زندگی کا ایک ورق

آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
تو یہ سب ذلت اسی طبقۂ غدار سے ہے

(مولوی ظفر علی خاں)

مجلس احرار کے ہمراز خصوصی روزنامہ زمیندار نے لگی لپٹی رکھے بغیر صاف اور واشگاف الفاظ میں احرار بزرگوں کی صحیح اور اصلی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ لیکن احرار کی ہیئت ترکیبی بیان فرما کر فاضل مدیر زمیندار نے یہ دلچسپ سوال اٹھایا ہے کہ:-

"اب بتایئے کہ احرار بذات خود کیا ہیں؟"

اس ضمن میں زمیندار کے سردبیر مولوی ظفر علی خانصاحب کی کتاب "چمنستان" کا صفحہ ۱۶۵ ملاحظہ کیجئے۔ مولوی ظفر علی خانصاحب اپنے احباب کی ایک شاعرانہ مجلس کا تذکرہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں "ایک دوسرے صاحب نے فرمایا۔ کہ احرار کے متعلق ایک شعر ضرور ہونا چاہیئے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ احرار کی شریعت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امردہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں او کما قال۔ پھر میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اس قدر جوش میں آگئے کہ دانت پیسے جاتے تھے۔ غصہ میں آکر ہونٹ چبائے جاتے تھے۔ اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لعل کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ اس پر میں نے یاروں کی فرمائش یوں پوری کی ؎

کیا کہوں آپ سے ہیں کیا احرار
کوئی لُچّا ہے اور کوئی لقّہ

چمنستان مجموعہ منظومات مولانا ظفر علی خان ص۱۶۵

چمنستان صفحہ ۹۲ پر مولوی ظفر علی صاحب نے ان بزرگوں کا ایک اور طرۂ امتیاز یوں بیان کیا ہے۔ ؎

گالیاں دے جھوٹ بول احرار کی ٹولی میں مل
نکتہ یوں ہی ہو سکے حل سیاسیات کا

پھر جامع الفاظ میں زعماءِ احرار کے کردار کا یوں نقشہ کھینچا ہے ؎

آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
تو یہ سب ذلت اسی طبقۂ غدار سے ہے

(چمنستان ص۲)

چمنستان ص۲۲۳ پر مولوی ظفر علی صاحب منظوم کلام میں لکھتے ہیں کہ میں نے صدر مجلس احرار سے دریافت کیا کہ بندہ پرور! آپ خاکساروں کے کیوں مخالف ہیں۔ پٹیل نہرو و بوس گاندھی کے خلاف کیوں یلغار نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں صدر مجلسِ احرار کی زبان سے جن حقائق کا انکشاف فرمایا گیا ہے۔ وہ آج بھی ملّت کو تفکّر و تدبّر کی دعوت دیتے ہیں

مولوی ظفر علی خان کہتے ہیں ؎

پلے ہے ہیں اُن کے چندوں پر نگرانِ ہمارا ہند
پھر ہو سکیں کیوں وہ اپنے پروردگاروں کے خلاف

نیز فرمایا:- ؎

نرالی وضع کا مومن ہے طبقۂ احرار
کہ سر جھکا ہوا ہے مشرکوں کے آستاں پر

مولوی ظفر علی خانصاحب کی منظومات کی ایک دوسری کتاب "نگارستان" میں احرار بزرگوں کا تعارف مزید واضح الفاظ میں یوں کرایا گیا ہے۔

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیغمبرؐ کے نگہبان سے بیزار
کافرسے موالات مسلمان سے بیزار
اس پر ہے یہ دعوےٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے
ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے
سرکارِ مدینہ سے نہیں اُن کو سروکار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

جا کر کہے اُن سے کوئی اللہ کا بندہ
جب دین کی سورت کا گلے میں نہیں پھندا
اور شرع کی تذلیل ہے احرار کا دھندا
پھر کیوں ہیں مسلمان سے بننے کے طلبگار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

کھاتا ہے مسلمان کوئی سینہ میں جو گولی
گالی اسے دیتی ہے یہ احرار کی ٹولی
اسلامیوں کے خون سے ہی کھیلنے ہولی
احرار کو پھر آج سے کیوں کہئے نہ اشرار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

سوجھی شہدا پر انہیں مردار کی پھبتی
سکھّوں کی پھبتی ہے نہ سرکار کی پھبتی
۴ توحید کے پلو پہ ہے احرار کی پھبتی
گمراہ ہیں خود اور ہمیں کہتے ہیں غلط کار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

اللہ کے گھر کو کوئی ڈھا دے تو یہ خوش ہیں
مسجد کا نشاں کوئی مٹا دے تو یہ خوش ہیں
مسلم کا کوئی خون بہا دے تو یہ خوش ہیں
لاہور میں آثار قیامت ہیں نمودار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

مردانِ مجاہد سے جو اس طرح کٹے ہیں
اللہ کے رستہ سے جو اس طرح ہٹے ہیں
اسلام کی فوجوں کے مقابل جو ڈٹے ہیں
پھر کیوں نہ یہ کمبخت ہوں رسوا سرِ بازار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

نگارستان ص۲۳۱ تا ص۲۳۲

(باقی آئندہ انشاء اللہ) (منصور)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے۔

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور رہتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہوگئی ہے۔

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بیکار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں۔ آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

ولادت:- چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ کریم بخش کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶/۱۱ لڑکا عطا کیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو لمبی عمر دے اور نیک کرے

(قاضی محمد ابراہیم اول مدرس پرائمری سکول کھرولیاں اچیاں)

تصحیح مورخہ ۱۸ نومبر کے الفضل میں شکریہ احباب کے عنوان کے زیر تحت بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید کی طرف سے جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے عزیزم فیض احمد ابن چوہدری کرامت اللہ صاحب لکھا گیا ہے دراصل نام عزیزم مسعود احمد ابن چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کراچی چاہیئے۔ احباب تصحیح فرمالیں (منیجر ریڈیو الیکٹرک ہاؤس صدر روڈ پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۱ نومبر ۱۹۵۰ء

حدیث کا مقام

"علم حدیث" کے زیر عنوان ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی کی نومبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں جناب "علامہ" حافظ اسلم جیراج پوری صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے آپ نے یہ مضمون بڑی کاوش سے لکھا ہے۔ اور تقریباً ہر پہلو سے سیر حاصل بحث کرکے آپ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ

"الغرض حدیث کا صحیح مقام دینی تاریخ کا ہے۔ اس سے تاریخی فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن دین میں حجت کے طور پر وہ نہیں پیش کی جاسکتیں۔"

یہ خیال اس زمانہ میں بھی کوئی نیا نہیں ہے۔ اہل قرآن کہلانے والا فرقہ یہی یا اس کے قریب عقیدہ رکھتا ہے۔ دراصل اہل قرآن جن کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے سوا ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسرے غالی فرقہ اہلحدیث کے مقابلہ میں معرض وجود میں آیا ہے۔ جن کا غلو یہاں تک پہونچا کہ انہوں نے حدیث کو قرآن پر بھی قاضی بنادیا چنانچہ اسی مضمون میں صاحب مضمون لکھتے ہیں۔

"آخرکار حدیث کا غلبہ یہاں تک پہنچ گیا کہ قرآن کریم سے بھی اس کی اہمیت بڑھا دی گئی امام اوزاعی نے کہا کہ قرآن اس سے زیادہ حدیثوں کا محتاج ہے جس قدر کہ حدیثیں قرآن کی۔ امام یحیٰی ابن کثیر کا قول ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اور قرآن حدیث پر قاضی نہیں ہے۔ یہ بات جب امام احمد حنبل سے کہی گئی تو انہوں نے کہا میں اتنی جسارت تو نہیں کرسکتا۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ حدیثیں قرآن کی مفسر ہیں۔ (طلوع اسلام نومبر ۱۹۵۰ء)

ہم یہاں اس بات کی تصدیق و تکذیب کی تحقیق نہیں کرنا چاہتے کہ آیا امام اوزاعی اور امام یحیٰی نے ایسا کہا یا نہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں بھی بہت سے اہلحدیث ایسے ہیں۔ جو قرآن پر حدیث کو قاضی سمجھتے ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اکثر آیات قرآن کریم کو علمائے اسلام کہلانے والوں نے احادیث سے منسوخ قرار دیا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی مبالغہ آمیز نظریہ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کے خلاف جتنا بھی سختی سے مظاہرہ کیا جائے درست ہے۔

لیکن سچائی صرف اتنی نہیں ہے اس مسئلہ کا دوسرا مبالغہ آمیز پہلو بھی ہے۔ جس کو اہل قرآن کہلانے والوں اور مضمون زیر بحث میں حافظ اسلم جیراج پوری نے اختیار کیا ہے۔ اگرچہ آپ نے نتیجۃً احادیث کی دینی قیمت سے بالکل انکار نہیں کیا۔ اور ان کو دینی تاریخ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی قریب قریب انکار کے مترادف ہے۔ محض لفظ دینی بڑھانے سے انسان مغالطہ نہیں کھاسکتا۔ کیونکہ اگر آپ کے تمام مضمون کا مطالعہ کیا جائے۔ تو طبیعت پر یہی اثر ہوتا ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق نہ صرف یہ کہ حدیث کی کوئی حیثیت یا قیمت نہیں۔ بلکہ اسکی منفی قیمت ہے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ احادیث بے کار ہیں بلکہ الٹا ان سے نقصان پہنچا ہے جہاں تک عوام کا کسی چیز سے نقصان اٹھانے یا نقصان کی صورت اختیار کرلینے کا تعلق ہے۔ تو اس کا امکان بہت وسیع ہے۔ بت پرستی ہر مقدس سے مقدس چیز کے متعلق کی جاسکتی ہے۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کی مقدس آیات کی بھی لوگوں نے غلط تفسیریں کرکے بالکل الٹے اور کافرانہ معنے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جو اسلامی روح سے سراسر مبرّا ہوتے ہیں۔ پھر اگر احادیث کو غلط استعمال کرلیا گیا ہے۔ تو اس سے علم حدیث یا حدیث کی دینی حیثیت میں کس طرح فرق آسکتا ہے؟

حافظ صاحب نے حدیث کی دینی حیثیت کے خلاف جتنے بھی دلائل دئیے ہیں۔ وہ حدیث سے لے کر اقوال ائمہ تک پھیلتے ہیں۔ آپ نے جمع حدیث کو ایک حدیث کے رو سے بدعت ٹھہرانے کی کوشش کی ہے سوال یہ ہے کہ اگر حدیث کا لکھنا پڑھنا بدعت ہے۔ تو آپ نے حدیث ہی کو وجہ استدلال کیوں بنایا ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ قرآن کریم سے ہی ثابت کرتے کہ حدیث کا لکھنا بدعت ہے۔ آپ نے حدیث سے جو دلیل دی ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جو آپ نے صحیح مسلم سے پیش کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ نہ لکھو اور جو کسی نے کچھ لکھ لیا تو مٹا دے۔

علمائے حدیث نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی یہ توجیہہ کی ہے کہ آپ نے اس لئے منع فرمایا تھا۔ کہ آپ کے اقوال قرآن کریم کی عبارت سے خلط ملط نہ ہو جائیں بظاہر اس توجیہہ کو تسلیم کرنے میں کوئی دقت نہیں معلوم ہوتی۔ ہم اس کے متعلق یہاں بحث نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن جو بات ہم عرض کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر صاحب مضمون کے نزدیک احادیث کسی دینی چیز کے لئے سند نہیں گردانی جاسکتیں۔ تو ان کا سند نہ گردانے جانے کی وجہ بھی حدیث سے ثابت نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ قرآن کریم سے اپنا نظریہ ثابت کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حدیث کا درجہ اگرچہ ظنی ہے مگر اس کی دینی حیثیت محض دینی تاریخ سے بہت زیادہ ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے سنت اور محض حدیث میں فرق بیان کرکے اس امر کو واضح کردیا ہے کہ اگرچہ صحت اور سند کے لحاظ سے قرآن کریم کا درجہ سنت سے زیادہ ہے۔ لیکن سنت یعنی وہ عمل جو تواتر کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے چلا آرہا ہے۔ قرآن کریم کے بعد سند کا درجہ رکھتی ہے حدیث جو بہت زمانے کے بعد ضبط تحریر میں آئی۔ اس میں صرف سنت کا بیان ہے۔ اس لئے اس کا درجہ سنت سے جو نسلاً بعد نسلٍ تواتر کے ذریعہ ہم تک پہونچی ہے کم ہے۔ اس لئے سنت محض دینی تاریخ نہیں ہے۔ بلکہ دینی سند کا درجہ رکھتی ہے۔ اسکو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ اس میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ حدیث جس میں سنت کا بیان یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال روایت کئے گئے ہیں۔ ان کی دینی حیثیت وہ نہیں ہے جو سنت کی ہے۔ ہم یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ تارک سنت صحیح مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ حدیث میں جو سنت کا بیان ہے وہ تواتر کے ساتھ مل کر سنت کی سند کو مضبوط کردیتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ قرآن کریم کے سوا اسلام میں کوئی چیز دینی سند نہیں بن سکتی سخت مغالطہ انگیز اور مبالغہ آمیز قول ہے اس کے ثبوت میں ہمارے پاس قرآن کریم کا صریح حکم موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر

(النساء ۸)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو۔ اور رسول اللہ کی اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔ پھر اگر باہم کسی بات میں اختلاف پیدا ہو۔ تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو (یعنی ان کے فیصلہ کے مطابق عمل کرو۔) اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

اگر سوائے قرآن کریم کے جو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے کسی چیز کو دینی سند کا درجہ حاصل نہیں تو یہاں اطاعت رسول کے کیا معنے ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ نے اطاعت رسول کے الفاظ بے فائدہ ہی بڑھا دئیے ہیں۔ رسول کی طرف اپنے تنازعات پھیرنے کا کیا مطلب ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ — ۳۰ نومبر

تحریک جدید کے مجاہد بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اس سے قبل تمام دوستوں کے وعدے سو فیصدی ادا ہونے چاہئیں۔ تا وہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نئے سال کی تحریک پر بغیر اس ہچکچاہٹ کے کہ انکا اس سال کا بقایا واجب الادا ہے لبیک کہہ سکیں۔ خدام الاحمدیہ کے اراکین کی خدمت میں خصوصیت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو یاد رکھیں۔ جو انہوں نے تحریک جدید کے بارے میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنے واجب الاطاعت امام سے کیا ہے۔ اگر وہ خود وعدہ ابھی تک ادا نہیں کرسکے تو انہیں جلدی کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ ادا کرچکے ہیں تو اپنے ہمسایہ کو ادائیگی کی تحریک کرنی چاہیئے۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

امسال حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ۲۶ نومبر اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ اس دن اپنی اپنی جگہ پر یہ جلسہ منعقد کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کروائیں۔ بعد ازاں بعد اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے اسلام کا زبردست انتقام

سپین کی زمین اسلام کے انتقام کی پیاسی ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ)

قرآن شریف اور حدیث میں خدا تعالیٰ کی بہت سی صفات بیان کی گئی ہیں جن کے لئے قرآن کریم نے اسماء حسنیٰ (یعنی عمدہ اور خوبصورت صفات) کا مبارک نام تجویز فرمایا ہے۔ کیونکہ خدا کی تمام صفات خواہ وہ رحمت کی ہوں یا غضب کی بہرحال وہ بحیثیت مجموعی مخلوق کی ہی اصلاح اور بہتری اور ترقی کا موجب ہوتی ہیں۔ اسی لئے ایک حدیث قدسی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اِنَّ رحمتی غلبت غضبی "یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے" جس کا یہ مطلب ہے کہ جن باتوں میں بظاہر خدا کے غصہ کا اظہار ہوتا ہے۔ در اصل غور کیا جائے تو ان میں بھی اس کی رحمت کا پہلو ہی غالب ہؤا کرتا ہے اسی قسم کی صفات میں خدا کی ایک صفت ذوانتقام اور منتقم ہے "یعنی انتقام لینے والا خدا" چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:-

ان اللہ عزیز ذوانتقام

(سورہ ابراہیم)

"یعنی خدائے اسلام غالب خدا ہے اور مجرم کو بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا" اور دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

انا من المجرمین منتقمون

(سورہ سجدہ)

"یعنی ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہتے ہیں"

خدا کی یہ صفتِ انتقام ایسے باریک در باریک رنگ میں کام کرتی ہے کہ بعض صوفیا نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ بسا اوقات خدا کے نیک بندے بھی اس صفتِ الٰہی کی زد میں آنے سے محفوظ نہیں رہتے۔ بے شک عفو اور درگذر کے ذریعہ کسی کا بچ جانا اور بات ہے ورنہ اگر کوئی نیک انسان بھی کسی دوسرے شخص کو کوئی ناواجب دکھ پہنچاتا ہے تو خدائے منتقم کی صفتِ انتقام اپنے مخفی اور باریک در باریک قانون کے ذریعہ کسی نہ کسی طریق پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا بدلہ لے کر چھوڑتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اسلام کا خدا اسلام کے لئے اور مسلمانوں کی جماعت کے لئے بلکہ ہر سچے مسلمان فرد کے لئے عجیب قسم کی غیرت رکھتا ہے۔ اور گو وہ بسا اوقات عفو سے بھی کام لیتا ہے اور پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس پردہ پوشی کے پردہ میں بھی اس کے انتقام کی مخفی تاریں اپنا خاموش کام کرتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن اس کی غیرت سب سے زیادہ جوش میں اس وقت آتی ہے جبکہ کوئی ظالم انسان اس کے قائم کئے ہوئے دین اور قائم کی ہوئی جماعت پر ظلم کا ہاتھ اٹھا کر انہیں مٹانے کے درپے ہوتا ہے۔

تاریخِ اسلام کا یہ ایک کھلا ہؤا ورق ہے کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کے نام تبلیغی خطوط روانہ کئے تو اس پر بدبخت کسریٰ نے تو غصہ میں آکر آپؐ کا مکتوب مبارک پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ لیکن قیصر نے زیادہ شرافت دکھائی اور گو اس نے اپنے ماحول کے ڈر کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا مگر گستاخی کا رنگ بھی اختیار نہیں کیا بلکہ بعض تائیدی الفاظ بھی زبان پر لایا۔ روایت آتی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان دو غیر مسلم فرمانرواؤں کے رویہ کے متعلق اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا:-

اما ھؤلاء فیمزقون واما ھؤلاء فیکون لھم بقیۃ

(کتاب الاموال بحوالہ زرقانی)

"یعنی اب کسریٰ کی حکومت تو فوراً پاش پاش کر دی جائے گی۔ لیکن قیصر کی حکومت کو کچھ مہلت ملے گی"

چنانچہ یہی ہؤا کہ خدائے ذوانتقام نے کسریٰ کی عظیم الشان حکومت کو جس کے رعب کے سامنے آدھی دنیا کانپتی تھی مسلمانوں کی بے سروسامان مٹھی بھر فوج کے سامنے اس طرح بکھیر کر رکھ دیا جس طرح کہ ایک تیز آندھی کے سامنے جنگل کا خس و خاشاک اڑتا ہے اور دوسری طرف قیصر کی حکومت مسلمانوں کے پے درپے حملوں سے بہت نقصان اٹھانے کے باوجود سینکڑوں سال تک قائم رہی۔ کسریٰ کے لئے خدا کا جذبہ انتقام جوش میں تھا جس نے اس کے عظیم الشان محل کو ایک ہی ضرب سے خاک میں ملا دیا اور قیصر کے لئے خدا کی ذرہ نواز رحمت آڑے آئی اور گرتے گرتے قیصر کو بھی سینکڑوں سال کی مہلت مل گئی۔ ان دونوں حکومتوں کی تقدیر میں ایک طرف خدائے منتقم اور دوسری طرف خدائے حلیم کی مخفی تاریں کام کر رہی تھیں۔ اور بالآخر وہی ہؤا جس کی رسولؐ خدا نے خبر دی تھی۔

اسی قسم کا ایک واقعہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی ملتا ہے۔ افغانستان کی حکومت نے (جو آجکل بدقسمتی سے پاکستان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو خراب کر رہی ہے) امیر حبیب اللہ خان کے عہد میں جماعت احمدیہ کے ایک نامور بزرگ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کو محض احمدیہ عقائد کی وجہ سے انتہائی درجہ ظالمانہ حالات میں سنگسار کرا دیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ اس ظلم کی وجہ سے کابل کی مملکت میں ایک تباہی رونما ہوگی۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد کابل اور اس کے گرد و نواح میں ایسا خطرناک ہیضہ پھوٹا کہ ہزاروں لوگ اس کا شکار ہو گئے۔ اور پھر جب امیر امان اللہ خان کے عہد میں مولوی نعمت اللہ صاحب احمدی کو شہید کر کے اس ظلم کا اعادہ کیا گیا۔ تو ابھی اس ظلم پر زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ امان اللہ خان کے خاندان کی صف ہی لپیٹ دی گئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

الغرض نیک بندوں اور نیک جماعتوں کے خلاف ظلم کرنے والوں کے مظالم کا انتقام لینا خدا کی ازلی سنت کا حصہ ہے جس کی مثالیں دنیا کے ہر زمانہ اور تاریخ کے ہر دور میں ملتی ہیں اور ملتی چلی جائیں گی۔ کیونکہ جس طرح خدا ازلی ہے اسی طرح اس کی صفات بھی ازلی ہیں اور اس کے نیک بندوں پر ظلم کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اور ضرور کسی نہ کسی رنگ میں کسی نہ کسی وقت پر پکڑا جاتا ہے۔ مگر اس جگہ مجھے ایک خاص غرض کے ماتحت اسلام کی تاریخ میں سے دو ایسی دردناک مثالیں پیش کرنی ہیں جو مسلمانوں کی دو بڑی تباہیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن میں سے ایک کا انتقام خدائے منتقم کا زبردست ہاتھ لے چکا ہے اور دوسری کے متعلق ابھی انتظار ہے۔ میری مراد تیرھویں صدی عیسوی میں بغداد کی تباہی اور پندرھویں صدی عیسوی میں سپین سے مسلمانوں کا اخراج ہے یہ دونو تباہیاں اسلام کی تاریخ میں ایسی نمایاں اور ایسی بھیانک ہیں کہ ان کا حال پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر غیرت مند مسلمان کا خون جوش مارتا اور دل جذبۂ انتقام سے بھر جاتا ہے۔

بنی امیہ کی سلطنت کے زوال کے بعد بغداد کا شہر اسلامی حکومت کا صدر مقام بنا تھا اور خلفاء بنی عباس کے زمانہ میں اس شہر نے اتنی حیرت انگیز ترقی کی کہ آجکل کی مخصوص ایجادوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے یہ اس وقت کی دنیا کا سب سے زیادہ شاندار۔ سب سے زیادہ آباد اور علوم و فنون کا سب سے بڑا مرکز تھا اور اس کا غلغلہ مشرق و مغرب کے دور دراز کونوں تک پہنچا اور دوست و دشمن کے دلوں کو رعب اور ہیبت سے لرزہ براندام کرتا تھا اور گو آہستہ آہستہ عباسیہ سلطنت میں زوال آنا شروع ہو گیا۔ مگر اس شہر کی آبادی قریباً مسلسل بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ وہ بیس لاکھ نفوس تک پہنچ گئی جو اس زمانہ کے لحاظ سے حقیقۃً حیرت انگیز تھی۔ اس وقت چین اور ماوراء النہر کے میدانوں سے تاتاری اور منگولی قبائل جو وحشت اور خونریزی کا مجسمہ تھے ایک کالی گھٹا کی صورت میں اٹھنا شروع ہوئے جس کے ہیبت ناک بازوؤں پر چنگیز خان کی بربریت سوار تھی اور اس کالی بلا نے دیکھتے ہی دیکھتے ساری فضا کو گھیر لیا اور گو خود چنگیز خاں کو اپنی زندگی میں بغداد پر حملہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا مگر وہ اپنی اولاد کے لئے آنا راستہ صاف کر چکا تھا کہ اس کے جلد بعد ہی اس کے لڑکے ہلاکو خاں نے آندھی اور طوفان کی طرح بڑھ کر بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور نہ صرف عباسیہ خاندان تہ تیغ ہؤا بلکہ بغداد کی بیس لاکھ مسلمان آبادی میں سے سولہ لاکھ مسلمان منگولی لاؤ لشکر کی وحشیانہ تلوار اور خون آشام تیروں کا شکار ہو کر خاک میں مل گئے اور جو لوگ ادھر ادھر چھپ کر بچے انہیں دریا کا بند توڑ کر تہہ خانوں میں ختم کر دیا گیا۔ جانیں تلف ہوئیں۔ جائدادیں لٹیں۔ عزتیں مٹیں۔ کتب خانے برباد ہوئے اور نہ معلوم کتنی عصمتیں خاک میں مل گئیں۔ اور دنیا کا یہ مرکزِ اعظم ایک آنِ واحد میں مٹی کا ڈھیر بن کر رہ گیا۔ یہ تباہی تاریخِ عالم میں بے نظیر تھی۔ اور گو یہ مسلمانوں کے اپنے ہی اعمال کا ثمرہ تھی مگر کافر کے ہاتھوں مسلمان کی تباہی کا یہ نظارہ ایسا ہولناک تھا کہ اس کے تصور سے آج بھی آنکھیں نیچی ہونے لگتی ہیں۔ مگر جس برق رفتاری سے یہ طوفان اٹھا تھا اسی برق رفتاری سے خدا کا انتقام بھی آیا اور دیکھو کہ کس شان سے آیا۔ ہاں دیکھو کہ کس شان سے آیا کہ ہلاکو خاں بت پرست فاتح کافر کا لڑکا چند سال کے اندر جبکہ ابھی اس فتح کا خمار بھی نہیں اترا تھا کلمہ پڑھ کر اور فاتح سے مفتوح بن کر اسلام کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔ یہ بغداد کی تباہی کا پہلا انتقام تھا اور دوسرا انتقام اسطرح لیا گیا کہ منگولی قبائل کے چچا زاد بھائیوں یعنی مغلوں میں سے خدا نے اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیدا کیا تا آپ کے ذریعہ اسلام کے دائمی غلبہ اور اس کی شان و شوکت کے دوسرے دور کی بنیاد قائم کی جائے۔ پس بے شک بغداد تباہ ہؤا اور اسلام کی ظاہری شان و شوکت پر بڑی مصیبت آئی۔ مگر اس کے انتقام نے بھی وہ فوق العادت شان اختیار کی جو دنیا کی تاریخ میں عدیم المثال ہے اور ہمیشہ عدیم المثال رہے گی۔

دوسری بڑی تباہی سپین یعنی ہسپانیہ کی ہے ابھی غالباً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابی زندہ ہی تھے کہ مسلمان مجاہد شمالی افریقہ کے رستہ سپین کے ملک میں جو یورپ کا ایک اہم حصہ ہے داخل ہوئے اور فاتحانہ یلغار کرتے ہوئے فرانس کی حدود تک پہنچ گئے اور اس کے بعد سپین میں اسلامی حکومت کا وہ دور شروع ہؤا جو بعض لحاظ سے اسلام کی تاریخ کا سب سے

زیادہ سنہری ورق ہے۔ مسلمانوں نے سات آٹھ سو سال تک سپین میں وہ شاندار حکومت کی جس کی شعاعیں آج تک دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہیں۔ یہ حکومت صرف تلوار کی حکومت نہیں تھی بلکہ دل کی حکومت تھی دماغ کی حکومت تھی۔ علم کی حکومت تھی۔ عمل کی حکومت تھی۔ تہذیب کی حکومت تھی تمدن کی حکومت تھی۔ فن حدیث کو چھوڑ کر جس کے لئے مدینۃ النبیؐ کا قرب خاص مناسبت رکھتا تھا باقی سارے علوم میں سپین کے عربوں نے وہ شاندار ہستیاں پیدا کیں جو دیکھتے دیکھتے دنیا کی معلم بن گئے اور آج تک دنیا کا لٹریچر ان کی بے مثل تصانیف کا مرہونِ منت ہے یورپ کے علماء اور فلاسفر اور حکیم خوشہ چین بن کر سپین میں آتے تھے اور عرب متفکروں کے سامنے زانوئے تلمیذی تہہ کر کے اپنے توشہ دانوں کو علم کے ذخیروں سے بھر بھر کر واپس لے جاتے تھے تفسیر۔ فقہ۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ طب۔ علم جراحی۔ علم جغرافیہ۔ علم ہیئت۔ علم ریاضی وغیرہ میں یورپ کے شاگردوں نے سپین کے عرب استادوں کی کتابیں پڑھیں اور پھر اپنی زبانوں میں ان کے ترجمے چھاپ کر اپنی قوموں کو علم کی روشنی پہنچائی۔ فن تعمیر میں ہسپانیہ کے عربوں نے وہ کمال پیدا کیا کہ جب سپین کی عیسائی اقوام نے آٹھ سو سال کی محکومی کے بعد اپنے مسلمان فاتحین کو اپنے ملک سے نکالا اور اپنے غیظ و غضب کے اندھے جوش میں عربوں کی ہر چیز کو مٹا کر رکھ دیا تو اس وقت بھی ان کے ظلم کا ہاتھ اپنے ملک کی زینت کے خیال سے بعض ان عمارتوں کے خلاف نہ اٹھ سکا۔ جو عربوں نے ان کے ملک میں تعمیر کی تھیں۔ چنانچہ غرناطہ کا بے مثل قصر الحمراء اور قرطبہ کی شاندار مسجد اب تک سرزمین سپین میں عربوں کے زمانہ حکومت کی مرثیہ خوانی کر رہی ہیں لیکن غالباً سپین میں عرب حکومت کی سب سے بڑی فضیلت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ جب سپین کا فاتح عرب دو سو سال کی طویل لڑائی کے بعد بالآخر سپین سے نکالا گیا تو اس وقت اس کی پسپائی پر رونے والوں میں مسلمانوں کے ساتھ یورپ کی عیسائی اقوام بھی شامل تھیں۔ انہوں نے ایک طرف مذہبی تعصب کے جوش میں مسلمانوں کے سپین سے نکلنے پر خوشی منائی اور دوسری طرف اس سچی شہادت کے ساتھ اپنی کتابوں کے اوراق بھر دیئے کہ سپین کے مسلمانوں کا اخراج ملک کے لئے ایک بہت بڑی تباہی تھی۔ ایک عیسائی مورخ کے یہ الفاظ ہمیشہ میرے کانوں میں گونجتے ہیں کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ آیا سپین کے عیسائیوں نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں سے نکال کر اپنی آزادی کی صورت میں زیادہ انعام پایا یا کہ عربوں کے علوم و فنون کو کھو کر زیادہ نقصان برداشت کیا۔ یہ ایک دشمن کی شہادت ہے والفضل ما شهدت به الاعداء۔

لیکن اسپین میں اسلامی حکومت کی تباہی کا تلخ ترین پہلو یہ ہے کہ وہاں اسلامی حکومت کے انصرام کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ اب سپین کے وسیع جزیرہ نما میں ایک ملکی مسلمان متنفس بھی نظر نہیں آتا۔ عربی زبان کے آثار باقی ہیں۔ عربوں کی مخلوط نسل کے وہ لوگ بھی کافی مقدار میں موجود ہیں۔ جنہیں بعد میں جبراً عیسائی بنا لیا گیا۔ عرب عمارتوں اور عربوں کی بنائی ہوئی نہروں اور پلوں اور باغات کے نشان بھی نظر آتے ہیں۔ مگر نہیں نظر آتا تو اللہ کا مسلمان بندہ اور نہیں نظر آتا تو محمد (صلعم) کا نام لیوا۔ اور یہ وہ ملک ہے۔ جس کا چپہ چپہ خدائے واحد کے نام سے صدیوں تک گونجتا رہا ہے۔ اور جس کے غالباً ہر شہر اور ہر قصبہ کی زمین محمد رسول اللہ کے غلاموں کی مسجدوں سے مزین ہوئی ہے۔ سپین کے علاوہ جس جس ملک میں بھی مسلمانوں کو دھکا لگا وہاں بہرحال کسی نہ کسی صورت میں اسلام باقی رہ گیا۔ بغداد مٹا تو پھر بھی اس کی آبادی بدستور اسلام کی حلقہ بگوش رہی۔ بلغاریہ اور البانیہ سے مسلمان پیچھے ہٹے۔ تو پھر بھی ان ملکوں میں اسلام کے نام لیوؤں کا ایک حصہ باقی رہا۔ ہندوستان میں مغلوں کی حکومت پر تباہی آئی تو پھر بھی دس کروڑ مسلمانوں کا ورثہ اپنے پیچھے چھوڑ گئی۔ جو آج پاکستان کی گدی سنبھالے بیٹھے ہیں۔ مگر جب اسلام سپین سے نکلا تو گویا اس کی جڑوں اور شاخوں اور پتوں اور پھولوں اور پھلوں سب پر تباہی آ گئی اور اس تباہی کا سب سے زیادہ درد ناک پہلو یہ ہے کہ ابھی تک یہ ہولناک بربادی بے انتقام پڑی ہے۔ بغداد نے اپنا انتقام لے لیا اور لے رہا ہے۔ ہندوستان نے بھی اپنا انتقام اولاً مسلمان آبادی کی صورت میں اور پھر پاکستان کی صورت میں لے کر کچھ اشک شوئی کر لی ہے مگر سپین ہمارا سپین۔ اسلامی حکومت کی آنکھ کا تارا سپین بے انتقام پڑا ہے۔ سپین کی زمین ابھی تک اسلام کے انتقام کی پیاسی ہے۔ کیا خدائے اسلام جس نے اپنی کتاب میں اپنا نام خود ذوانتقام رکھا ہے۔ سپین کو بھول گیا؟ کیا اس نے سپین کے ان سینکڑوں ہزاروں علماء دین کو فراموش کر دیا۔ جن کے نام اب تک علم و حکمت کے آسمان پر ستارے بن کر چمک رہے ہیں اور جن کی ہڈیاں سپین کے شہروں میں پیوند خاک ہیں؟ کیا ان لاکھوں مسلمان شہیدوں کے خون کی چھینٹیں ابھی تک عرش خداوندی تک اڑ کر نہیں پہنچیں جنہوں نے اپنے خون کے دھارے سے سپین کی زمین میں اسلام کا رستہ کھولا اور پھر آٹھ سو سال کی بے مثل خدمت کے بعد خون کے دریا میں نہاتے ہوئے پیچھے ہٹ آئے؟ یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ یہ ہمارے خدائے منتقم کی صفاتِ ازلی کے خلاف ہے یہ الاسلام یعلو ولا یُعلٰی کا ایسا صریح بطلان ہے جسے خدائے اسلام کی غیرت کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا اب تک سپین کے معاملہ میں خاموش ہے؟ اس کی وجہ:-

"مجھ سے سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے"

اسلام کا خدا ہمارا خدا۔ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جنگ کے میدان میں کوئی سچی اسلامی فوج دشمن کے سامنے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی سوائے ان دو معین صورتوں کے کہ:-

مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ (سورہ انفال رکوع ۲)

"یعنی ایک اسلامی فوج یا تو جنگی تدبیر کے طور پر میدان بدلنے کی غرض سے پیچھے ہٹ سکتی ہے اور یا کسی اور اسلامی فوج اور کسی اور مسلمان جرنیل کے ساتھ مل کر مقابلہ کرنے کی نیت سے پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ اس کے سوا کوئی تیسرا رستہ نہیں۔"

اب بات صاف ہے کہ بغداد اور بلغاریہ اور ہندوستان میں تو خدائے اسلام نے مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ کے نسخہ پر عمل کیا اور ایک میدان سے فوجیں ہٹا کر دوسرے میدان میں ڈال دیں۔ اس طرح اگر اسلامی عظمت کا ایک نشان مٹا تو دوسرا نشان قائم رہا۔ لیکن سپین کے معاملہ میں خدائے ذوالجمال و ذوالجلال مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ کے نسخہ پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ یعنی سپین کے متعلق ایک نئے اسلامی لشکر اور نئے مسلمان جرنیل کے ساتھ جوڑ ملا کر حملہ کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے اور یہ نیا جرنیل مسیح موعودؑ ہے اور یہ نیا لشکر جماعت احمدیہ ہے جس کے ہاتھ سے سپین کا انتقام ازل سے مقدر ہو چکا ہے اور پھر جماعت احمدیہ میں سے یہ ذمہ داری خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل پر زیادہ عاید ہوتی ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کا دہرا ورثہ پایا ہے جسمانی بھی اور روحانی بھی۔ پس جیسا کہ میں نے آج سے قریباً ڈھائی سال قبل "اے ابنائے فارسؑ" کے عنوان کے ماتحت اپنے ایک مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کو مخاطب کیا تھا آج پھر کہتا ہوں کہ:-

اے ابنائے فارس

تم پر اسلام کے انتقام کی دہری ذمہ داری ہے۔ تم نے ہر اس سرزمین کو دوبارہ فتح کرنا ہے جو اسلام کے ہاتھوں سے چھینی جا چکی ہے اور تم نے ہر اس نئی زمین میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے جو آج تک اس مبارک جھنڈے کی برکتوں سے محروم ہے۔ پس اٹھو اور کمر ہمت کسو کہ یہ تمہارا کام ہے اور اگر تم نے سستی یا غفلت نہ دکھائی تو انشاء اللہ یہ قلعہ تمہارے ہاتھ پر ہی سر ہوگا۔ لیکن یاد رکھو کہ اسلام کا یہ دور جس کے تم وارث بنے ہو جمال کا دور ہے اس لئے خواہ دشمن کے پیدا کئے ہوئے حالات کی مجبوری کے ماتحت تمہیں کبھی کبھی جلال کے رستوں [illegible] ہونگے اور تمہارا اصل رستہ جمال کا رستہ ہے جس میں روحانیت کے زور اور دلائل کی قوت اور براہین کی روشنی سے دشمن کو زیر کیا جاتا ہے چنانچہ یہ قرآنی آیت جو مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق ہی ہے کہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ "یعنی خدا اپنا یہ رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاوہ اسے دنیا کے تمام دینوں کے مقابل پر غالب کر دکھائے" اور قریباً تمام مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ اس وعدہ کی پوری تکمیل مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ساتھ وابستہ ہے پس ضروری ہے کہ اس کام میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے تم اپنے آپکو ہدایت اور دین حق سے اچھی طرح آراستہ اور مسلح کرو یعنی پہلے خود ہدایت اور دین حق پر قائم ہو اور پھر اپنے اندر وہ جوہر اور وہ تیاری پیدا کرو جو دوسروں کے دلوں کو مغلوب کرنے کیلئے ضروری ہے۔ خدائے علیم و قدیر کی تقدیر تمہارے ساتھ ہے اور خدا کی تقدیر کے ہوتے ہوئے جو شخص خود اپنی بدتدبیری سے اپنے لئے ناکامی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر بد قسمت انسان کون ہوگا؟

یاد رکھو کہ کامیاب تبلیغ کے لئے پانچ باتیں نہایت ضروری ہیں۔ جن کے بغیر نہ تو تبلیغ کرنے والے مبلغ کا دل و دماغ تبلیغ کی اہلیت حاصل کرتا ہے اور نہ اس شخص کے دل و دماغ کی کھڑکی کھلتی ہے جسے تبلیغ کی جاتی ہے اور یہ پانچ باتیں یہ ہیں:-

(۱) علم کی تکمیل یعنی دین اور اس کے لوازمات کا تفصیلی علم حاصل کرنا۔

(۲) عمل کی درستی یعنی اپنے معتقدات کے مطابق سچا عمل رکھنا۔

(۳) روحانیت کا حصول یعنی خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور دعا کی عادت ڈالنا۔

(۴) جوش تبلیغ یعنی کلمہ حق پہنچانے کے لئے دل میں درد اور سینہ میں ولولہ پیدا کرنا۔

(۵) پیرایہ تبلیغ یعنی پیغام حق کو احسن اور دلکش پیرایہ میں پہنچانا۔

جس شخص کو یہ پانچ باتیں حاصل ہو جائیں وہی اسلام اور احمدیت کا سچا مبلغ ہے اور ایسے شخص کے تبلیغی حملہ کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت ٹھہر نہیں سکتی۔ اس کا ایک ایک وار دشمن کی صف بکھیرتا اور ایک ایک ضرب دشمن کے کیمپ میں کھلبلی پیدا کر دیتی ہے۔ تلوار کا کاٹا بچ سکتا ہے اور بسا اوقات ظاہر میں مغلوب ہو کر دل میں انتقام کا جذبہ بھی پیدا کر لیتا ہے۔ مگر روحانی تیروں سے زخمی ہونے والا شخص اور علم کی تلوار سے کاٹا جانے والا انسان ہمیشہ کیلئے مارنے والوں کے قدموں میں گر کر انہی کا ہو جاتا ہے۔ پس اے ابنائے فارس! گو ہر سچا احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی فرزند اور تمہارا دینی بھائی ہے۔ مگر چونکہ تم نے دوہرا ورثہ پایا ہے اس لئے تم دہری ذمہ داری کے نیچے ہو۔ پس اٹھو اور حسنِ دین اور حسنِ اخلاق اور حسنِ جمال سے آراستہ ہو کر میدان میں آؤ کہ دنیا کی قومیں تمہارا راہ دیکھتی ہیں اور سپین کی زمین تمہارے روحانی انتقام کی پیاسی ہے۔

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۱/۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"صالح نمائندے کی نشانیاں" اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری احمدیہ مسجد گنج مغلپورہ)

جماعت اسلامی پاکستان نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں عوام الناس کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جن لوگوں میں مندرجہ ذیل نشانیاں پائی جائیں وہ قوم کے بہترین "صالح نمائندے" ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو انتخاب میں کامیاب کیا جائے۔ نشانیاں حسب ذیل ہیں:-

(۱) جو اللہ تعالیٰ کو اپنا واحد حاکم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی و رہنما اور شریعت اسلامی کو پوری زندگی کا قانون تسلیم کرے۔

(۲) جو اسلام کی بنیادی عبادات۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا پوری باقاعدگی کے ساتھ پابند ہو

(۳) جو شخص اپنی گھریلو۔ کاروباری اور سیاسی زندگی میں اسلامی۔ اخلاق۔ سچائی۔ دیانت۔ عدل وغیرہ کا پابند ہو اور کبیرہ گناہوں سے دامن پاک رکھے

(۴) جو جذبہ دین اور دینی علم کی شرافت اور اسلامی دستور و قانون کا ضروری علم رکھتا ہو نیز موجودہ زمانہ کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کو سمجھ کر ان کا اسلامی حل تلاش کر سکے۔

(۵) جو عہدے کا حریص نہ ہو اور نہ اس کے حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کرے۔ بلکہ جس کے کندھوں پر نمائندگی کی ذمہ داری کا بوجھ خود عوام ڈالیں"۔

مندرجہ بالا شرائط من و عن جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب موجودہ وزیر امور خارجہ پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور اسلام کی بنیادی عبادات کے پورے پورے پابند ہیں۔ آپ کا دامن کبیرہ گناہوں سے بالکل پاک ہے۔ آپ شریعت اسلامی اور موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ کسی عہدہ کے حریص نہیں ہیں۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں بھی قوم نے آپ کے کندھوں پر یہ بوجھ ڈالا ہے۔ اسے ہم ذیل میں چند ایسے اقتباسات نقل کرتے ہیں جو ہمارے دعویٰ کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں لکھا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان

اس عنوان کے تحت خواجہ حسن نظامی صاحب لکھتے ہیں۔

"دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سے زیادہ رنگ گندمی۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم۔ فراخ عقل۔ فراخ علم اور فراخ عمل۔ قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی۔ جو بات کہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم۔ وزیر ہند اور دوسرے انگریز اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں۔ اور ہندو لیڈر بھی بادل ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے۔ اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پالٹکس پیچ کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ تو وہ چوہدری ظفر اللہ ہے۔ ۔۔۔ ظفر اللہ۔ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے"

(اخبار منادی ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(۲) اگرچہ اس وقت قوم کو گاندھی اور جواہر لال اور مالوی جیسے مخلص اور نڈر لیڈر ملے ہیں۔ تو مسلمانوں کو بھی سر فضل حسین اور چوہدری ظفر اللہ جیسے سراپا اخلاص اور لیاقت سے بھرپور لیڈر عطا ہوئے ہیں۔ یہ دونوں مسلمانوں کی سیاست کی دو آنکھیں ہیں۔ بلکہ دو سانس ہیں جو ظاہر دو ہیں مگر حقیقت ایک ہی ہیں۔ سواد مسلمان قوم ان دونوں کے وجود پر فخر کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہے۔ کہ اس نے اس قحط الرجال میں ایسے رہنما اس کو عطا کئے ہیں۔ جو کونسلوں میں بھی بے مثل مانے جاتے ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے انگلستان میں مسلمانوں کی بیکس قوم کی جو سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کو موجودہ مسلمانان ہند اور ان کی آئندہ نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ آج چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اپنی مسلمان قوم کی خدمات انجام دے کر انگلستان سے واپس آ رہے ہیں اور پایہ تخت دہلی کے مسلمان تمام مسلمانان ہند کی طرف سے اپنی آنکھوں کا فرش ان کی راہ میں بچھاتے ہیں۔" -

(حسن نظامی ۱۹ دسمبر ۱۹۳۲ء روزنامہ عادل ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء)

(۳) "ہم بہ مسرت تمام چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں تشریف لانے پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے جس ۔۔۔۔ قابلیت اور صفائی سے مسلمانوں کے نقطہ نگاہ کو پیش کیا۔ اور جس طرح دلائل سے ہمارے مطالبات کی صداقت کو واضح کیا۔ وہ انہی کا حصہ تھا اور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیابی اور مع الخیر مراجعت پر مبارکباد و خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔" (اخبار سیاست ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء)

(۴) "سر ظفر اللہ خان کی خدمت اسلامی کے متعلق ہم نے جو مضمون لکھا تھا ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ وہ جاذب توجہ ثابت ہوا۔ چنانچہ لاہور سے ہمارے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہیں۔ - چوہدری سر ظفر اللہ خان کی قابلیت اور کارگزاری کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے وہ واقعی بڑے روشن دماغ اور عالی حوصلہ مدبر ہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ بڑی مستقل مزاجی سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ مگر وہ قادیانی مذہب رکھتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو ان کی ذات پر فخر ہوتا اور سارا ہندوستان ان کو اپنے سر آنکھوں پر جگہ دیتا۔ ہم اپنے دوست کے اس اعتراف کو مسرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان سے با ادب پوچھتے ہیں کہ سیاسیات کو فرقہ بندی سے کیا تعلق۔ اگر مسلمان سر آغا خان کو لیڈر بنا سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی عنان قیادت مسٹر جینا سنبھال سکتے ہیں اگر مسلمان سر ابراہیم رحمت اللہ کو اپنا رہنما مان سکتے ہیں تو سر ظفر اللہ کی بے ریا قومی خدمت کی کیوں نہ قدر کی جائے۔ سر ظفر اللہ سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا کے پانچ مسلمان ممبر ہو چکے ہیں مگر کسی نے اس جرأت اس بے باکی اور اس بے غرضی سے مسلمانوں کی خدمت کی جس طرح کہ سر ظفر اللہ کر رہے ہیں۔ ان کی لیاقت اور کارگزاری کا ہمارے دوست کو اعتراف ہے یہ بھی وہ مانتے ہیں کہ وہ بڑی مستقل مزاجی سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ پھر ان کی اسلامی خدمات پر محض اس وجہ سے پانی پھیر دینا کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مجدد یا امام مانتے ہیں۔ کیا اسلام کے نزدیک جائز اور قرین انصاف ہے۔ ۔۔۔ یہ کیسا مذہب ہے کہ ایک کلمہ گو اہل قبلہ اور نیک دل مسلمان کو جو قومی خدمت بڑی سرگرمی سے کر رہا ہے اور اسلام کا فدائی ہے۔ نا اہل قرار دیا جائے"

(اخبار ہمدم ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

(۵) "ہم کو بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہمارے علماء غیر مسلموں کی ملکی خدمات کی وجہ سے سر آنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کو جو رسول آخر الزمان کو مانتے۔ قرآن پر ایمان رکھتے اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ محض اختلاف عقائد کی وجہ سے قومی خدمت کے قابل نہیں سمجھتے۔ سر ظفر اللہ خان نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں۔ پیغمبر آخر الزمان پر درود و سلام بھیجتے ہیں پھر وہ کس بناء پر دائرہ اسلام سے خارج سمجھے جاتے ہیں۔ اور بالفرض محال وہ دائرہ اسلام سے خارج بھی ہوں تو ان کو مسلمانوں کی خدمت سے کیوں محروم رکھا جائے۔ جب کہ مسٹر جینا اور سر آغا خان کو مسلمانوں کی قیادت کا طرہ تفاخر بالاتفاق عطا کیا جاتا ہے۔ ....

....

.... آج سر ظفر اللہ جیسے پابند صوم و صلوٰۃ کو کیوں نا اہل قرار دیا جائے۔ سر ظفر اللہ پنجاب کے قابل ترین افراد میں سے ہیں۔"

(اخبار ہمدم ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء)

(۶) "چوہدری محمد ظفر اللہ خان وہ شخص ہیں جنہوں نے پاکستان کو بین الاقوامی میدان میں ایک باا‌ثر طاقت بنانے کے سلسلے میں ہر فرد واحد سے زیادہ کوششیں سر انجام دی ہیں۔ آج کل موصوف لیک سکس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ اور جنرل اسمبلی ان کی ہوشمندی اور باہمی تعاون کی ذاتی خوبیوں سے مستفید ہو رہی ہے ہندوستانی عدالتوں کی دشوار گذار راہیں اور سیاست کے صوبائی۔ قومی اور بین الاقوامی میدانوں میں انہیں بحث کی ایسی بے پناہ طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اب وہ سیاسی جنبہ بندی اور قومی مفاد سے بلند ہو کر آسانی سے بحث کر سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر بحث کا یہ انداز انہیں ان کے مذہبی عقائد اور تجربے نے عطا کیا ہے۔ ...... ان کی ساری زندگی میں خواہ اس پر ایک قانون دان۔ سیاست دان۔ منتظم۔ منصف یا مدبر کی حیثیت سے نظر ڈالی جائے۔ یا ایک وزیر کے طور پر ایک بنیادی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ان کے متعلق اکثر کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایک مسلمان صورت انسان ہیں اور اپنی ترشی ہوئی ڈاڑھی اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور مضبوط و متناسب اعضاء سے وہ واقعی مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ خواہ وہ سیاہ پھندنے کی ترکی ٹوپی نہ بھی پہنیں۔ جس کے وہ عام طور پر پہننے کے عادی ہیں۔ ان کی ظاہر شکل ان کے باطن کا سچا آئینہ ہے۔ چنانچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ وہ پختہ مذہبی معتقدات کے مالک ہیں۔" (اخبار انقلاب ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء)

ہم نے مندرجہ بالا تمام اقتباسات ایسے اخبارات سے نقل کئے ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں ہے بلکہ یہ اخبار ہمارے عقائد کے اسطرح مخالف ہیں جس طرح جماعت اسلامی ہے۔ جماعت اسلامی کے شائع کردہ اشتہار کے مطابق وہ تمام نشانیاں جو ایک صالح نمائندے میں ہونی چاہئیں۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب میں سو فی صدی موجود ہیں۔ اور اسلامی جماعت کو کیا سارے پاکستان میں ان شرائط کے ساتھ جس کو جماعت اسلامی تلاش کر رہی ہے۔ بہت بہت کم فرد ہیں جو ایسے ہیں ۔۔۔۔۔۔ کیا جماعت اسلامی اپنے حلقہ انتخاب سے چوہدری صاحب کو کھڑا کرے گی اگر نہیں تو کیوں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اطہر رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے:- ۱۲-۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

امریکہ ایشیائی ممالک سے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

بوسٹن ۱۹ نومبر۔ امریکہ میں حکومت لبنان کے سفیر چارلس ملک نے نیو انگلینڈ کانفرنس کے افتتاحیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ امریکہ ایشیائی ممالک سے مفاہمت کا خواہاں ہے۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ ایشیائی ممالک امریکہ کو سمجھیں۔ اور خود بھی اس امر کا موقع دیں۔ کہ امریکہ ان سے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات قائم کر سکے۔ امریکہ کی خواہش ہے۔ کہ ایشیائی ممالک جو صدیوں سے پستی میں پڑے رہے ہیں۔ خود اپنے ذرائع کو ترقی دیں۔ اور اپنے معیار زندگی کو بلند کریں۔ امریکہ ہر چھوٹے بڑے ملک کی آزادی کا علمبردار ہے کیونکہ یہی ایک واحد ذریعہ ہے جس سے عالمی امن قائم رہ سکتا ہے۔ امریکہ نے اس نازک دور میں جو رہنمائی کی ذمہ داری اختیار کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ گو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ امریکہ اس قیادت کے لئے ہرگز نہ تیار تھا امریکی جمہوریت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ مگر یہاں کے باشندے جمہوری اور مساوی اصول کے لئے بیش بہا قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ مستقبل کے متعلق ہم امریکہ کی جانب سے شکوک پیدا کریں یا بدظن ہوں۔ اشتراکیوں کے جذبہ ملوکیت اور ان کی تخریبی تحریکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ملک نے کہا۔ کہ گذشتہ صدیوں میں مغربی ممالک نے ایشیائی ممالک پر جو مظالم کئے ہیں۔ اس کے باعث آزادی کے بعد ان ممالک میں مغربیوں کے لئے اچھی رائے نہیں پائی جاتی ہے۔ اور وہ اس کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اشتراکیوں نے اس جذبہ سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ اور ایشیائی ممالک میں تخریبی بغاوتوں اور جارحانہ کارروائیوں کو فروغ دیا ہے۔ اشتراکی جو خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہیں۔ ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں عام لوگوں کو معدودے چند کا غلام رہنا ہوگا۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے ملک نے کہا۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم آج کی ضروریات کو سمجھیں اور کوئی ایسا غلط قدم نہ اٹھائیں جو انسانیت کی تباہی و بربادی کا سبب ہو۔ ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ عالمی امن کو قائم رکھنے۔ حقوق انسانی کو فروغ دینے اور عالمی معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے امریکہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔

ملک نے اپنی تقریر میں ممالک یورپ کی تندرستی۔ اقتصادی اور دماغی امداد پر بھی زور دیا اور کہا کہ امریکہ جو ان ممالک کی باہمی امدادی پروگرام کے سلسلے میں مدد دے رہا ہے۔ اس کو جاری رکھنا چاہیئے۔ (ری۔ س۔ ا۔ س)

صاحب نصاب احباب جماعت زکوٰۃ اور با شرح مرکز میں بھیجیں

دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت مرکز سے متعلقہ جماعتوں سے اجتماعی طور پر ۳۲۶ احباب جماعت چندہ زکوٰۃ ارسال کرتے ہیں حالانکہ اندرون پاکستان تقریباً چھ سو جماعتیں ہیں۔ گویا دو جماعتیں مل کر ایک صاحب نصاب مہیا کر رہی ہیں۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یا تو صاحب نصاب احباب جماعت زکوٰۃ دیتے ہی نہیں یا دیتے ہیں تو اپنے اپنے ہاں ہی خرچ کر لیتے ہیں۔

پہلی وجہ کے ضمن میں عرض ہے۔ کہ جیسے قرآن کریم میں کلوا کے ساتھ واشربوا آیا ہے۔ ویسے ہی اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ و اتوا الزکوٰۃ بھی آیا ہے۔ یعنی جیسے کھانا کھانے کے ساتھ پانی پینا جسمانی زندگی کے لئے لازمی ہے۔ ویسے ہی نماز کے ساتھ زکوٰۃ بھی جسے خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو، روحانی زندگی کے لئے لازمی ہے۔ یعنی زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن ہے۔ اس لئے تارک الصلوٰۃ برابر ہے۔ تارک الزکوٰۃ کے اور تارک الصلوٰۃ خارج از اسلام ہے۔ اس لئے صاحب نصاب تارک الزکوٰۃ خارج از اسلام ہے۔ دوسری وجہ کی تردید میں عرض ہے کہ زکوٰۃ اجتماعی فریضہ ہے۔ اور زکوٰۃ کا امام وقت کے پاس پہنچنا لازمی ہے۔ پس احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ زکوٰۃ باقاعدہ اور با شرح مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(نظارت بیت المال)

قیمت اخبار مہربانی فرما کر آپ اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ اخبار باقاعدہ جاری رہتا ہے۔ (مینیجر)

لبوب کبیر درجہ خاص
اس میں تمام مغزیات و مصالحہ جات کے علاوہ خصیتہ الثعلب۔ مایہ قسترا عرابی۔ زعفران۔ مصطگی رومی ورق سونا۔ ورق چاندی۔ مشک۔ مروارید۔ کہربا۔ مرجان۔ عقیق یمنی۔ یاقوت رمانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔
یہ معجون گردے کو گرم کرتی اور مردانہ طاقت کو بڑھاتی ہے۔ مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ دافع نسیان ہے۔ اور دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ نشاط آور ہے۔ بدن کو فربہ کرتی اور رنگ نکھارتی ہے۔ اعصاب کو بے حد طاقت دیتی ہے۔ جو رطوبات جسم انسان کیلئے ضروری ہیں وہ مہیا کرتی ہے اور جن گلینڈوں میں وہ پیدا ہوتی ہے انہیں قوت دیتی ہے۔ خوراک تین تین ماشہ صبح و شام۔ قیمت ایک چھٹانک چھ روپے۔ نصف پاؤ گیارہ روپے۔ ملنے کا پتہ:- طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

درخواست دعا

محمد رمضان صاحب مسرور واقف زندگی متعلم تعلیم الاسلام کالج کے والد صاحب آجکل شدید بیمار ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (حسام الدین طالب علم ٹی آئی کالج)

ترکی میں سیاسی اور سماجی ترقی کے نئے دور کا آغاز

عربوں سے مستحکم تعلقات کا امکان

لنڈن ۲۰ نومبر۔ ترکی میں سیاسی اور سماجی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے اور اس کا امکان نظر آتا ہے کہ ترکی مغرب سے اپنی وابستگی برقرار رکھتے ہوئے ہمسایہ عرب دنیا اور مشرق سے بھی مستحکم تعلقات قائم کرے گا۔ مصنف سیاح اور مشرق وسطیٰ کے امور کے ماہر مسٹر فلپ پرائس رکن پارلیمنٹ نے انقرہ سے روانہ کئے ہوئے ایک مراسلہ میں جو یہاں شائع ہوا ہے بتایا ہے کہ حالیہ عام انتخابات کے بعد ایران اور عرب ممالک میں ترکی کا اس قدر احترام کیا جانے لگا ہے۔ جتنا عثمانیہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ تمام جماعتوں کے ترک اس پر متفق ہیں کہ پارلیمانی جمہوریتوں کی دنیا میں ان کے ملک نے اپنا ایک مقام بنا لیا ہے۔

پارلیمنٹ کے نئے اجلاس میں جواب شروع ہو رہا ہے ایک مسودہ قانون کے ذریعہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ اسکولوں میں قرآن پر مبنی مذہبی تعلیم دوبارہ نافذ کر دی جائے۔ زیر بحث امر یہ بھی ہے کہ کس حد تک اسے لازمی قرار دیا جائے۔

ترکی کی آبادی کو کبھی زیادہ مساوی طور پر تقسیم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ کم آبادی والے علاقوں میں کاشتکاروں کی زمین لینے میں ہمت افزائی کی جائے۔ صنعتی ترقی کا بنک قائم کر کے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسے کاشتکاروں کے بچائے ہوئے سرمایہ کو کارآمد بنایا جائے جنہوں نے سرکاری بانڈ یا بنکوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنی دولت سونے کی شکل میں جمع کر لی ہے یا اسی طرح کی اور چیزوں کے مالک بن گئے ہیں۔ اس نئی اسکیم میں ۶ فیصدی سود کی پیشکش کی گئی ہے (اے اسلام)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دواخانہ خدمت خلق:- حب جند: نہایت آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا دماغ کی تھکن۔ نیند کا اڑ جانا۔ سر چکرانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا اور ہسٹریا کا واحد علاج۔ قیمت ۴۰ گولیاں پچیس ۲۵ روپے۔

حب مروارید عنبری:- خالص موتیوں کا تیار کردہ تحفہ۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ دل و دماغ کی بے نظیر غذا۔ قیمت اسّی گولیاں سولہ روپیہ -/-/۱۶

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج
مع ساٹھ ہزار روپیہ انعام ۶۰۰۰۰
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔ چوہدری سردار خان مینیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

اولاد نرینہ:- اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیپال کی سرکاری فوجوں نے بیرگنج پر قبضہ کر لیا

نیپال کی صورت حال کے متعلق برطانوی کابینہ کا اجلاس

نئی دہلی ۲۰ نومبر کھٹمنڈو سے اطلاع ملی ہے کہ نیپال کی سرکاری فوجوں نے بیرگنج پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح اس نے بغاوت کو تقریباً ختم کر دیا ہے، بیرگنج ہندوستان اور نیپال کی مشترک حد سے ۔۔ میل دور واقع ہے نامہ نگار نے نیپال کے سرکاری حلقوں کے حوالے سے یہ اطلاع بھیجی ہے کہ بیرگنج پر باغیوں نے ہندوستانی علاقے سے حملہ کیا تھا۔ اسوقت بیرگنج کے نواح میں معمولی سی جھڑپیں ہو رہی ہیں اور حکومت نیپال کو توقع ہے کہ سرکاری فوج باغیوں کا بہت جلد قلع قمع کر دے گی۔ کھٹمنڈو کے غیر ملکیوں نے نامہ نگار کو بتایا کہ کھٹمنڈو میں بالکل امن رہا ہے۔ اور بغاوت کے دوران میں دار السلطنت میں کسی قسم کی شورش نہیں پھیلی۔ انہوں نے اس اطلاع کو درست قرار دیا کہ سرکاری فوجوں میں کوئی بغاوت نہیں پھیلی

. . . .

. . . . ۔وہ بدستور باغیوں کو کچل رہی ہیں اس اثنا میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرگنج کے علاقہ میں ابھی تک سرکاری اور باغی فوجوں میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ سرکاری فوجوں نے باغی فوج کو چھ میل تک پیچھے دھکیل دیا تھا لیکن لڑائی بدستور جاری ہے اب سرکاری فوج بیرلی کے پل کے قریب پہنچ چکی ہے۔ نئی دہلی میں نیپال کانگرس کے حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ باغی فوج نے پیدا اور ہٹون کے درمیان سڑک کاٹ دی ہے اور اب انہوں نے ضلع ہٹون کے صدر مقام کی سرکاری عمارتوں کے گرد گھیرا ڈال دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی کابینہ پیر کے دن نیپال کی صورت حالات پر بحث کرے گی تاکہ نیپال کے بارے میں اپنی پالیسی معین کر سکے۔ حکومت برطانیہ کو نیپال کے بارے میں حکومت ہند کے خیالات معلوم ہو چکے ہیں۔ چند روز پیشتر سر گرجا شنکر باجپائی وزارت خارجہ ہند کے سیکرٹری جنرل نے سفیر برطانیہ متعینہ ہند سے ملاقات کر کے حکومت ہند کے نظریات کی وضاحت کر دی تھی۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت ہند کے اس نظریہ سے متفق ہے کہ نیپال میں ترقی پسندانہ اصلاحات رائج ہونی چاہئیں تاکہ یہ سرحدی ملک زیادہ سے زیادہ مستحکم ہو سکے

اطلاع ملی ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے حکومت برطانیہ پر واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نیپالی کانگرس کو کوئی فوجی مدد نہیں دے گی جو راناؤں کی آئینی حکومت کے خلاف بغاوت کر رہی ہے حکومت ہند باغیوں کو اجازت نہیں دے گی۔ کہ ہندوستان کے کسی علاقہ میں سرگرمی دکھائیں حکومت ہند نیپال کے بادشاہ کو ہندوستان میں پناہ دے گی۔ جب تک نیپال کے آئینی امور کی وضاحت نہ ہو جائے۔ حکومت ہند نیپال کے بارے میں کوئی اقدام اختیار کرے گی

دمشق میں مصر کے حق میں مظاہرے

دمشق ۲۰ نومبر۔ آج دمشق میں مصر کے حق میں زبردست مظاہرے کئے گئے مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ سوڈان کو مصر میں شامل کر دیا جائے، اور نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجیں نکال لی جائیں۔

تبت کے معاملے پر فی الفور بحث ہونی چاہیئے

فلشنگ میڈوز ۲۰ نومبر۔ سالویڈور کی طرف سے جنرل اسمبلی سے درخواست کی گئی ہے کہ تبت کے معاملے پر فی الفور بحث ہونی چاہیئے۔ آج صبح سالویڈور کے وفد متعینہ فلشنگ میڈوز کے قائد نے جنرل اسمبلی کے صدر کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے اس امر پر زور دیا ہے کہ تبت پر چین کے حملے کی ہر حالت میں مذمت کرنی چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین نے تبت کے کسی اشتعال کے بغیر اس پر حملہ کر دیا ہے۔

برطانیہ کے افریقی مستقر بند ہونے کا امکان

لنڈن ۲۰ نومبر۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ میکلنن روڈ کینیا میں برطانیہ کے فوجی مستقر غالباً بند کر دیئے جائینگے یہ مستقر ممباسہ نیروبی ریلوے پر واقع تھا۔ اور جنگ کے بعد سے قائم کیا جانے والا سب سے بڑا فوجی مستقر تھا۔ اس کی تعمیر پر لاکھوں پاؤنڈ صرف ہوئے تھے۔ اور دس مربع میل جھاڑیاں کاٹ کر زمین کو صاف کرنے کے بعد وہاں گودام اور کارخانے بنائے گئے تھے۔ جن میں ...۲۰۰ ٹن سامان رکھا جا سکتا تھا۔ پوری سکیم کے ماتحت یہاں ایک شہر کی تعمیر متصور تھی۔ جہاں میلوں سڑک ہسپتال ہوٹل سینما پارک اور بیرکیمپ بنائے جانے والے تھے۔ (استار)

پاکستان میں برطانوی جٹ طیارے

لنڈن ۲۰ نومبر۔ وہ جٹ لڑاکا طیارے جنہیں آر اے۔ ایف کے مشرق بعید کی فضائیہ کو مکمل کرنے کے لئے برطانیہ سے روانہ کیا جا رہا ہے۔ وہ فرانس، ٹیونیشیا، لیبیا، مصر، اردن، عراق، خلیج فارس، پاکستان، ہندوستان اور برما کے ہوائی اڈوں کو "سٹیجنگ پوسٹ" کے طور پر استعمال کریں گے۔ یہ فاصلہ ۸۵۰۰ میل کا ہے۔ اور طویل ترین فاصلہ

اقوام متحدہ کو جنوبی افریقہ کے خلاف شکایت کا فیصلہ کرانے کا حق حاصل ہے

فلشنگ میڈوز ۱۹ نومبر۔ کل جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی نے شام کی ایک قرارداد منظور کر لی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اقوام متحدہ کو جنوبی افریقہ کے ایشیائیوں کے معاملے کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس قرارداد کے حق میں ۴۵ ملکوں نے رائے دی۔ ۳ ملکوں نے مخالفت کی۔ اور [illegible] غیر جانبدار رہے۔ مخالفت کرنیوالوں میں یونان اور آسٹریلیا شامل تھے جو ملک غیر جانبدار رہے۔ ان میں برطانیہ نیوزی لینڈ روس اور مشرقی یورپ کے چند ممالک بھی شامل تھے۔ ہندوستان کی پیشکردہ تجویز کل پر ملتوی کر دی گئی۔ کیونکہ ہندوستانی نمائندے نے اعلان کر دیا تھا کہ پیش شدہ ترمیموں کے بارے میں مجھے نئی دہلی کی ہدایات کی انتظار ہے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ

جرمنی کیلئے برطانوی منصوبہ

لنڈن ۲۰ نومبر۔ یقین کیا جاتا ہے کہ لنڈن کے لنکا سٹر ہاؤس میں جو سہ طاقتی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان میں جرمن اقتصادیات کو آزاد کرنے کے لئے برطانیہ نے دور رس تجاویز پیش کی ہیں۔ برطانیہ کے نمائندہ مسٹر ڈرانلڈ گیز نے یہ کہہ کر اپنے فرانسیسی اور امریکی رفیقوں کو تعجب میں ڈال دیا ہے۔ کہ اگر مغرب کے دفاع کے لئے جرمن تعاون حاصل کرنا متصور ہے۔ تو جسارت آفرین اقدام کرنا ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ رفتہ رفتہ کر کے کنٹرول ہٹانا کافی نہیں ہے۔ اگرچہ تجاویز کی وسعت نے فرانسیسی اور امریکی نمائندوں کو متعجب کیا۔ لیکن دونوں ہی نے کہا کہ وہ اس پر غور کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی تجاویز کی سب سے زیادہ مخالفت فرانس کرے گا۔ قرینہ ہے کہ فرانسیسی نمائندہ زیادہ محتاط اقدام کا مشورہ دے گا۔ اور کم از کم فی الحال جرمنی میں فولاد کی تیاری سے پابندی ہٹائے جانے کی مخالفت کرے گا۔ (استار)

سٹرلنگ کو آزاد کرانے کیلئے ڈالری قرضہ

لنڈن ۲۰ نومبر۔ یہاں کے کاروباری حلقے ڈالری قرضہ کے امکانات پر غور کر رہے ہیں۔ تاکہ اسٹرلنگ کو تبدیلی کی سہولتیں حاصل ہو سکیں۔ صدر ٹرومین کے خصوصی مشیر مسٹر گارڈن گرے نے اپنی "مارشل امداد کے بعد" والی رپورٹ میں استحکامی قرضہ کی رائے پیش کی ہے۔ سرکاری برطانوی رائے کے اظہار کے بعد کہ اب تک سٹرلنگ کی تبدیلی کا امکان نظر نہیں آتا گرے۔ تجویز کا مخلوط قسم کا خیر مقدم ہوا ہے۔ بعض مالیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس قسم کے قرضہ کو اتنا بڑا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ استعمال ہی نہ کیا جا سکے۔ کہا جا رہا ہے کہ تبدیلی کے نظام کی اس وقت تک بحالی بے سود ہے۔ جب تک کہ سونے اور ڈالر کی محفوظ رقم جمع ہونے کے علاوہ سازگار حالات نہ پیدا ہو جائیں۔ (استار)

ہے۔ جس پر کسی فضائیہ نے جٹ طیارہ کو روانہ کیا ہے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ طیاروں کی کتنی تعداد ہے جو روانہ کی جا رہی ہے۔ (استار)

روسی تبت میں یورینیم کی تلاش کر رہے ہیں

لنڈن ۲۰ نومبر۔ ایک اخبار کو اطلاع ہے کہ تبت میں آیا ہوا ایک روسی مشن وہاں یورینیم کے ذخیرہ کی تلاش کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مشن کی سرکردگی ماسکو کے طبقات الارض کے ماہر پروفیسر گریگوریو کر رہے ہیں۔ جو یہاں کے معدنی ذرائع کا معائنہ کر رہا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تبت کی سطح مرتفع پر کائناتی شعاعوں کا ایک روسی تحقیقاتی مرکز بھی قائم کیا جائے گا۔ (استار)

انگیو ڈور بورو گوئے اور میکسیکو کی طرف سے ہندوستان کی قرارداد [illegible] اس مفہوم کی ترمیم پیش کی گئی ہے کہ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کی مجوزہ گول میز کانفرنس کے فیصلے تک الگ الگ بستیوں کے قانون کا نفاذ ملتوی رکھا چاہیئے۔ ایلویڈور کے نمائندے کی طرف سے ترمیم پیش کی گئی تھی کہ اگر گول میز کانفرنس میں کوئی مفاہمت نہ ہو تو اس صورت میں جنوبی افریقہ کے ایشیاؤں کا معاملہ اگلے سال جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔ بولیویا۔ ناروے اور سویڈن کی طرف سے اس مفہوم کی ترمیم پیش کی گئی ہے کہ اگر پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ میں کوئی مفاہمت نہ ہو تو یہ ان تینوں کی طرف سے کوئی ثالث مقرر کیا جائے۔

سوفٹ لمبی مچھلی

ٹوکیو ۱۹ نومبر۔ جاپانی ماہی گیروں نے ٹوکیو سے ۔۔ میل شمال کی طرف ۔۔ فٹ لمبی مچھلی پکڑی تھی۔ لیکن مچھلی نے کشتی سے ایک ایسی ٹکر ماری جس کی وجہ سے کشتی میں سوراخ ہو گیا اور مچھلی پھر سمندر میں غوطہ زن ہو گئی۔

انڈونیشی اور جرمن صحافیوں کا تبادلہ

لنڈن ۲۰ نومبر۔ ایک انڈونیشی افسر مسٹر سٹارٹو کے بیان کے مطابق جو ابھی مغربی یورپی ممالک کے دورہ سے واپس آئے ہیں۔ انڈونیشیا اور جرمنی کے درمیان عنقریب صحافیوں کے تبادلہ کا امکان ہے۔ سکہ کے تبادلہ کی دقتوں سے بچنے کے لئے مسٹر سٹارٹو نے بتایا ہے کہ جرمن صحافیوں کی انجمن نے تجویز کی ہے کہ جرمنی آنے والے انڈونیشی صحافیوں کے اخراجات وہ برداشت کریگی۔ اور انڈونیشی انجمن انڈونیشیا آنے والے جرمن صحافیوں کے اخراجات برداشت کریگی۔ (استار)